23

معجزات سید الانامؐ

شبیر حسن چشتی نظامی

(ید) ہندوستان میں سب سے قدیم کتاب وید مانی جاتی ہے۔ ہندوستان کا عقیدہ ہے کہ یہ آسمانی کتاب ہے۔ لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ ویدکی تعداد ۳ ہے یا ۴۔ موجودہ زمانہ کے ہندو تو چار ویدوں کے قائل ہیں۔ مگر منوجی مہاراج کی سمرتی میں صرف ۳ ویدوں کا ذکر موجود ہے چوتھے کا نہیں۔ اور نیائے درشن کے مصنف نے جس کا شاستر ہندوؤں کے چھ شاستروں میں سے ایک ہے۔ لکھا ہے کہ وید کلام انسانی ہے۔ چھ شاستروں کو آریہ سماجی اور سناتن دھرمی متفقہ طور پر مانتے ہیں۔ لیکن لوگ وید کے ایک حرف کو بھی صحیح نہیں مانتے ہیں اور نہ اس کو آسمانی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔

اس مختصر بیان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حفاظت خداوندی مندرجہ بالا کتب میں سے کسی کے ساتھ نہیں رہی۔ ہر ایک کتاب کے وجود یا اس کے اجزا پر شک، گمان، ظنون و اوہام کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔ قدرت نے ان کتابوں کی حفاظت کی نہ وہ زبانیں اور ان کا لغت ہی باقی رہا۔ جن میں یہ کتابیں نازل ہوئی تھیں یا لکھی گئی تھیں۔

اب کتب سماویہ سابقہ کے مقابلہ میں قرآن کی حفاظت خداوندی کا اندازہ کرو۔

قرآن کریم کا ایک ایک زیر زبر پیش پورے یقین کے ساتھ مشرق سے مغرب تک موجود ہے اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں۔ عام طور پر قرآن مجید کی صورتوں۔ رکوع اور آیات وغیرہ کے متعلق اعداد و شمار ہر ایک قرآن میں ملتے ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر سارے قرآن میں حروف تہجی جس جس تعداد میں مذکور ہیں

Marfat.com

اس کی فہرست حسب ذیل ہے۔

الف ———	۴۸۹۹۲	ض ———	۶۸۲
ب ———	۱۲۲۲۸	ط ———	۱۳۰۷
ت ———	۲۴۰۴	ظ ———	۷۸۲
ث ———	۳۱۰۵	ع ———	۹۲۷۴
ج ———	۴۲۳۲	غ ———	۹۲۱۱
ح ———	۴۱۲۰	ف ———	۴۴۱۸
خ ———	۲۱۰۵	ق ———	۶۶۱۲
د ———	۵۹۷۲	ک ———	۱۰۶۲۸
ذ ———	۴۷۳۹	ل ———	۳۳۵۲۰
ر ———	۱۲۲۴۰	م ———	۲۶۵۱۵
ز ———	۳۵۸۰	ن ———	۴۴۱۹۰
س ———	۵۹۷۶	و ———	۲۵۵۸۹
ش ———	۲۱۱۵	ہ ———	۱۶۰۷۰
ص ———	۲۰۰۸۳	ی ———	۲۵۹۰۹

۳۔ قرآن کا جمع اور قرأت بھی خدا کے ذمہ ہے

قرآن مجید کے احکام وقتاً فوقتاً نازل ہوتے تھے اس لئے اس کی ترتیب و تدوین کا کام بہت مشکل تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس مشکل کام کی ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لی۔ خدا تعالیٰ نے ہی اپنی کتاب

Marfat.com

کی ترتیب وتدوین کا کام انجام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت میں تقدیم وتاخیر نہیں ہوئی۔ مشرق سے لے کر مغرب تک قرآن شریف کی کسی آیت میں تقدیم وتاخیر نہیں۔ اس لئے یہ خیال ہی باطل ہے کہ امت کا کوئی فرد اس میں کسی قسم کا تصرف کرسکتا ہے۔

۴۔ قرآن مجید کو حفظ یاد کرنا سہل ہے

یہ خصوصیات صرف اسلام کی ہیں کہ اس کے قانون کی کتاب دنیا کے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینہ میں محفوظ ہے۔ دنیا میں آج تک کوئی ایسی مثال ملنی دشوار ہے کہ سوائے اسلام کی مذہبی کتاب کے اور کوئی کتاب قرآن کی طرح لوگوں کے سینہ میں محفوظ ہو۔ یہودی۔ عیسائی پارسی ہندو اس قسم کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر (ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لئے آسان بنا دیا ہے)

۵۔ قرآن کے آگے کوئی باطل ٹھہر نہیں سکتا

قرآن کریم کا دعویٰ ہے لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (باطل اس کے آگے یا پیچھے سے نہ آئے گا۔ یہ تو خدائے حمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے) فلسفہ قدیم وجدید نے قرآنی اصول کا مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر مقابلہ پر ٹھہر نہ سکا۔ قرآن ایک ایسی مکمل کتاب ہے جس میں کسی دخل کی گنجائش نہیں۔

۶۔ اسلام تمام مذاہب پر غالب ہو کر رہے گا

اسلام کے متعلق کی پیشین گوئی ہے

Marfat.com

هوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون (اللہ کی شان ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک لوگ کتنا ہی برا مانتے رہیں) عرب کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کی بعثت کے وقت عرب کا جنوبی حصہ عیسائیوں کے زیر اقتدار تھا۔ عراق عرب بحرین صحرائے فاران اور دومۃ الجندل پر مجوسی مذہب حکمران تھا۔ جبکہ خیبر اور مدینہ میں یہودیوں کا زور تھا۔ عرب کا شرقی حصہ سلطنت فارس کے زیر اثر تھا۔ شرقی حصہ میں آتش پرستی بھی رائج تھی۔ عرب کے تمام مشہور قبیلے بت پرست تھے۔ غرض کہ دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہ تھا جس کا اثر عرب میں موجود ہو اسلام نے چند ہی سالوں میں غیر اسلامی مذہبی افراد کا خاتمہ کر دیا۔ یہودیوں کا چار سو سالہ قبضہ عرب سے اٹھ گیا۔

۷۔ اسلام ضرور تتمیم و تکمیل کے مدارج پر پہنچے گا

قرآن نے اسلام کے متعلق پیشین گوئی کی کہ اسلام اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل ارض موعد میں داخل نہ ہو سکے۔ داؤد علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے دوازدہ اسباط پر حکمرانی کی۔ شہر آباد کئے۔ قلعے بنائے۔ مگر خدا کا گھر نہ بنا سکے۔ حضرت مسیحؑ نے اپنی زندگی دعوت و تبلیغ میں صرف کر دی۔ کسی مقام پر دو شنبہ سے زیادہ مشغل قیام فرمایا لیکن اس جد و جہد کے بعد بھی ان کا اعلان یہی تھا کہ وہ

Marfat.com

مکمل تعلیم نہ دے سکے۔ ان حالات کی موجودگی میں اسلام نے ایسے حالات میں جب کہ مہاجرین اور انصار کو اطمینان کے ساتھ روٹی نصیب نہ تھی۔ نماز دشمن کے حملہ سے بے خطر ہو کر نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اعلان کیا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرے گا۔ اگرچہ کافروں کو برا کیوں نہ معلوم ہو) خدا تعالیٰ نے اس پیشین گوئی کو پورا فرما دیا۔ وہ وقت مسعود آگیا کہ حضور سرور عالمؐ نے جبل رحمت پر قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر تمام عالم کو یہ نوید مسرت سنائی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (آج ہم نے تمہارا دین تمہارے فائدہ کے لئے کامل کر دیا اور تم سب پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا۔ میری رضامندی اسی میں ہے کہ تمہارا مذہب اسلام ہو)

۸۔ لڑائی میں مسلمانوں کو ہی غلبہ حاصل ہوگا

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وان جندنا لھم الغالبون

اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں کو مدافعتی جنگ کی اجازت نہ ملی تھی۔ مسلمان کفار کے مظالم کا آماجگاہ بنے ہوئے تھے لیکن جب مسلمانوں کی فوجی جمعیت منظم ہو گئی اور ان کو جنگ کی اجازت مل گئی تو ان کو ہر لڑائی میں فتح و کامرانی ہوئی اور کسی مورچہ پر ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

(نوٹ) یہ بات قابل لحاظ ہے کہ فتح و غلبہ کا وعدہ حق تعالیٰ نے اسی لشکر کے لئے فرمایا ہے۔ جس پر صفت جند نا صادق ہو۔ صحابہ کرام جند نا یعنی خدا کے لشکر کے مصداق تھے۔ ان کا مقصد جنگ سے کشور ستانی یا دنیاوی اقتدار نہ تھا

ان کا مقصد تبلیغ حق۔ اشاعت اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ تھا۔ موجودہ زمانے کے مسلمان سچے مسلمان بن کر اگر فی الواقع جند نا کے مصداق بن جائیں تو ہر موقعہ پر فتح و کامرانی ان کا قدم چومنے کے لئے تیار ہے۔

۹۔ اہل اسلام ہی دنیا پر حکومت کریں گے

خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ویجعلکم خلفاء الارض (اللہ تعالیٰ تم کو زمین پر حکومت دے گا) یہ آیت عام مسلمانوں کی طرف خطاب فرماتے ہوئے نازل کی گئی ہے۔

دمشق میں ایک ہزار مہینہ تک بنی امیہ کی حکومت اور اسکے بعد غرناطہ اور اسپین میں صدیوں تک حکمرانی اسی پیشین گوئی کا ظہور تھا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضؓ کے عہد سے آج مصر اسلام کے زیر نگیں ہے۔

اس پیشین گوئی کے نتیجہ کے طور پر دمشق میں دولت اموی کے خاتمہ کے بعد خلفائے عباسیہ نے بغداد میں نہایت جاہ و جلال کے ساتھ چھ صدی تک حکومت کی۔

عباسیہ کے غلاموں نے ترکستان و خراسان میں حکومت قائم کر کے قسطنطنیہ فتح کر کے یورپ میں اسلامی حکومت قائم کی اور اسی حکومت کی ایک شاخ ہندوستان پر ۹ صدی تک حکمراں رہی۔

الغرض فراعنہ مصر۔ اکاسرہ ایران اور قیاصرہ روما کے ممالک پر اموی عباسی ترک۔ کرد۔ غلامان۔ افغانان اور دیگر اقوام کے مسلمانوں کی حکومتیں اسی پیشین گوئی کے نتائج تھے۔

Marfat.com

۱۰۔ تنگدستی کے بعد مسلمان مالدار ہو جائیں گے

ابتدائے اسلام میں مسلمان انتہائی غربت کی زندگی بسر رہے تھے۔ عہد نبوت کے بعد صحابہ کی دولت مندی کا یہ حال تھا کہ خود ان کو اپنی دولت کا صحیح اندازہ نہ تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا انتقال ہوا تو ایک ہزار اونٹ اور تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے ان کے ہاں موجود تھے۔ نقد اسباب اس کے علاوہ تھا۔ ان کی بیوی کو ان کے ترکہ میں سے ۸۳ ہزار روپیہ نقد ملا تھا۔ حضرت ابو محمد طلحہ بن عبداللہ کے لنگر میں ایک ہزار دینار روزانہ کا خرچ تھا۔ حضرت زبیر بن العوام رضؓ کے ایک ہزار غلام تھے جو روزانہ کما کر لاتے تھے۔ حضرت زبیرؓ ان کی ساری کمائی خیرات کر دیتے تھے ایک پیسہ اپنے پاس نہ رکھتے تھے۔

۱۱۔ عرب سے بت پرستی معدوم ہو جائے گی

اسی کتاب میں آپ کسی دوسری جگہ پڑھ چکے ہیں کہ بیت اللہ میں مشرکین نے ۳۶۰ بت رکھے تھے اور ان کی پرستش کی جاتی تھی۔ جس وقت حضورؐ نے مکہ فتح کیا اور بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس چھڑی سے حضورؐ جس بت کی طرف اشارہ فرماتے تھے اوندھے منہ گر پڑتا تھا۔ غرض اس واقعہ سے یہ ہے کہ عرب بت پرستی کا مرکز تھا۔ قرآن نے پیشینگوئی کی تھی کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (حق آگیا اور باطل نکل گیا اور باطل نکل جانے ہی کی چیز ہے) آج ۱۴ صدیاں گزر چکی ہیں عرب کلیتہً بتوں کے وجود سے خالی اور بت پرستی سے پاک ہے۔ عیسائیوں میں

Marfat.com

بھی تصویر مریم و مسیح علیہما السّلام کی پرستش ہوتی تھی۔ ظہور اسلام کے بعد یہ بُت پرستی ان میں سے بھی چلی گئی اور ان میں ایک فرقہ پروٹسٹنٹ پیدا ہو گیا)

۱۲۔ غیر اقوام عرب کے اسلام کی پیشین گوئی

ظہور اسلام کے بعد عرب میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا تھا جو ظاہر میں تو مسلمان تھا مگر اندرونی طور پر کافر تھا۔ اس حرکت سے ان کی غرض اسلام کو نقصان پہنچانا تھا۔ قرآن نے ایسے لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے مستقبل کے متعلق پیشین گوئی کی۔

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لایکونوا امثالکم	اگر تم اسلام سے روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو سامنے لا کھڑا کر دے گا جو تم جیسی نہ ہو گی)۔

منافق تو منافق ہی رہے۔ جہاد سے پشت پھیرتے رہے اور ان کی حالت میں کوئی تبدیلی رونما نہ ہوئی۔ مگر ان کی جگہ خدا نے ایسی قوموں کو لا کھڑا کیا جنھوں نے اپنی شجاعت کا سکہ دنیا پر بٹھا دیا۔ کرد۔ ترک۔ مغل۔ خلجی۔ سوری کے کارناموں اور فتوحات سے تاریخ کے صفحات لبریز ہیں۔

۱۳۔ مستہزئین مکہ کا انجام

مکہ میں کفار کی ایک ایسی جماعت تھی جو حضورؐ کی ہنسی اڑاتی تھی۔ نقلیں اتارتی تھی اور آوازے کستی تھی۔ حضورؐ کے وعظ و پند میں خلل ڈالتی تھی۔ قرآن نے ایسے لوگوں کے متعلق حضورؐ کو مطمئن کر دیا کہ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ہم خود ان سے نبٹ لیں گے

Marfat.com

فرمایا گیا۔

فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین انا کفینٰک المستھزئین۔

تمھیں جو حکم دیا گیا ہے اسکی علانیہ تعمیل کرو اور ان کی حرکتوں کی طرف دھیان نہ دو۔ ہم ان سے خود نبٹ لیں گے۔

اس پیشین گوئی کا ظہور جس صورت سے ہوا بطور ذیل میں بعض مستہزئین کا انجام ملاحظہ ہو۔

(۱) ابی بن خلف:۔ یہ مردود حضرت بلال رضؓ پر بحالت غلامی انسانیت سوز مظالم توڑا کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت بلال رضؓ کے ہاتھوں ہی اسے جہنم رسید کیا۔

(۲) عاص بن وائل:۔ گدھے پر سوار ہو کر کہیں چلا جا رہا تھا۔ گدھے نے ٹھوکر کھا سر کے بل گڑھے میں گر پڑا۔ فوراً ہی ایک زہریلے بچھو نے ڈس لیا۔ سڑ سڑ کر مر گیا۔

(۳) اسود بن عبدالمطلب:۔ حضورؐ کی نقلیں اتارا کرتا تھا۔ ایک روز ایک درخت کے نیچے سویا۔ بیدار ہوا تو اس کی آنکھوں میں کھٹک پیدا ہو گئی جیسے کانٹے چبھوئے جا رہے ہیں۔

(۴) عاص بن منبہ:۔ گدھے پر سوار جا رہا تھا۔ طائف کے راستہ میں اس کے ایک کانٹا چبھا اور اسی کے زہر سے ہلاک ہو گیا۔

(۵) منبہ بن حجاج:۔ اندھا ہو کر تڑپتے تڑپتے مر گیا۔

(۶) حارث بن قیس سہمی:۔ اس کے پیٹ میں زرد پانی پیدا ہو گیا تھا جو منہ سے بہ

نکلا کرتا تھا۔ آخر اسی تکلیف میں واصل جہنم ہوا۔

(۷) ولید بن مغیرہ :۔ کسی خزاعی نے رگ اکحل میں نیزہ مارا اور وہیں ڈھیر ہو گیا۔

(۸) ابولہب :۔ عدسہ اور طاعون میں مبتلا ہو کر مرگیا۔ قبر بھی نصیب ہوئی عزیز و اقارب نے کوٹھے پر چڑھ کر اس کی لاش پر اتنے پتھر پھینکے کہ وہ ان ہی پتھروں میں دب گیا اور اس کی لاش کے قریب تک نہ آسکے۔

(۹) اسود بن یغوث :۔ اس کا بادسموم سے چہرہ جھلس گیا۔ گھر آیا تو اہل خانہ شناخت نہ کرسکے۔ گھر سے باہر ہی پیاس کے مارے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر تڑپ کر مرگیا۔

۱۴۔ دشمنان اسلام حضورؐ کی آغوش رحمت میں

قرآن نے پیشینگوئی کی تھی کہ عنقریب تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان رشتہ مودت قائم ہو جائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔

(۱) حضورؐ کا چچا زاد بھائی عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ (جو اسلام کا اتنا سخت مخالف تھا جو حضورؐ سے برملا کہا کرتا تھا۔ اے محمد! اگر تو زینہ لگا کر آسمان پر بھی چڑھ جائے اور میری آنکھوں کے سامنے آسمان سے اترے اور تیرے ساتھ تین چار فرشتے ہوں اور وہ تیری نبوت کی گواہی دیں۔ میں تب بھی ایمان نہ لاؤں گا) ۸ھ میں حاضر خدمت اقدس ہو کر مشرف بہ اسلام ہوگیا۔

(۲) ثمامہ بن اثال فرمانروائے نجد جو اسیر ہو کر مدینہ آیا تھا۔ آزاد ہوتے

ہی حضورؐ کا دل و جان سے شیدائی ہو گیا۔

(۳) عمرو بن العاص۔ جو دربار نجاشی میں مسلمانوں کو واپس لانے کی مہم پر گئے تھے۔ حاضر خدمت اقدس ہو کر حضورؐ کی غلامی قبول کی۔ ملک مصر فتح کیا۔

(۴) عکرمہ بن ابوجہل۔ ابوجہل کی طرح ان کا بیٹا عکرمہ اسلام کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ مسلمان ہو کر حضور علیہ السلام کا جاں نثار اور عاشق صادق بن گیا۔ اسلامی لڑائیوں میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے دست راست بنے رہے۔ آپ دو ہزار کفار پر بھاری سمجھے جاتے۔

(۵) عبد یالیل ثقفی۔ یہ وہ شخص ہے جس نے لڑکوں غنڈوں اور بدمعاشوں کو حضور علیہ السلام پر کیچڑ اور پتھر پھینکنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ جب حضور تبلیغ اسلام کے لئے طائف شریف لے گئے تھے۔ اس واقعہ کے چند سال بعد یہ خود مع پانچ سرداروں کے مدینہ آکر مسلمان ہو گیا۔

(۶) بدیل بن الخصب اسلمی۔ کفار قریش نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص حضورؐ کو قتل یا گرفتار کر کے لائے گا اس کو سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ یہ صاحب انعام کے لالچ میں شمشیر بکف نکل کھڑے ہوئے۔ مگر جب آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑی۔ کلام دل نواز سنا۔ اپنے نیزے پر صاف علم کر کے حضورؐ کے آگے آگے بطور علمبردار چلنے لگے۔ حضور علیہ السلام کے جاں نثار خادم بن گئے۔

۱۵۔ ابولہب کی بیوی بھی کتے کی موت مری

ابولہب مشہور دشمن اسلام کا جو انجام ہوا وہ صفحات گزشتہ میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ ابولہب کی بیوی کو بھی حضورؐ سے شدید

Marfat.com

عداوت تھی جنگل سے کانٹے لاکر حضور علیہ السلام کی راہ میں بچھایا کرتی تھی۔ قرآن نے اس کافرہ کے انجام کے متعلق پیشین گوئی کی۔

وامراتہ حمالۃ الحطب فی جیدھا حبل من مسد (اور اس کی عورت بھی جو لکڑیاں اٹھانے والی ہے اس کی گردن میں مونج کی رسی ہوگی)

اس دشمن اسلام عورت کی موت اس طرح واقع ہوئی کہ وہ ایک روز سر پر لکڑیاں کا گٹھا بار کئے آرہی تھی۔ تھک گئی اور گٹھے کو ایک پتھر سے ٹیک لگا کر ستانے لگی۔ کچھ دیر بعد جب چلنے لگی تو اس گٹھے کی رسی کا پھندا اس کے گلے میں پڑ گیا۔ گٹھا وزنی تھا۔ یہ گٹھا اس کے لئے پھانسی ثابت ہوا اور دم گھٹ کر مر گئی۔ (تفسیر خازن)

۱۴۔ غزوہ بدر میں کافروں کی جڑ کٹ جانے کی پیشینگوئی

غزوہ بدر کے متعلق قرآن کا وعدہ تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک گروہ ضرور تمہیں ملے گا اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ اپنے حکم سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ (سورۃ انفال)

غزوہ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ روسائے قریش کے قتل سے کفار قریش کی کمر ٹوٹ گئی اور اسلام کی یہ پہلی لڑائی ان کے لئے پیغام موت ثابت ہوئی۔

۱۵۔ غزوۂ احزاب میں کفار شکست کھا کر بھاگ جائیں گے

غزوۂ احزاب میں یہودی کفار قریش۔ نجدی اور دیگر قبائل نے مسلمانوں پر مشترکہ حملہ کیا تھا۔

Marfat.com

کفار کو اپنے جنگی ساز و سامان پر غرور تھا. قرآن نے اس جنگ کے انجام سے پہلے ہی حضورؐ کو مطلع کر دیا۔

سیھزم الجمع ویولون الدبر (یہ جمعیت ہزیمت کھا جائے گی اور پشت پھیر کر بھاگ جائے گی)

ایسا ہی ہوا طویل محاصرہ کے بعد وہ خود ہی چپکے سے میدان جنگ چھوڑ کر فرار ہو گئے اور اس کے بعد پھر کسی قوم کو مدینہ پر حملہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

۱۸۔ یہودیوں کے متعلق قرآن کی عام پیشینگوئی

سورۂ آل عمران رکوع ۱۲ میں یہودیوں کے متعلق پیشینگوئی ہے۔

ضربت علیھم الذلۃ این ما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس

(ان پر عام ذلت مسلط کر دی گئی ہے وہ جہاں بھی رہیں گے ذلیل ہو کر رہیں گے۔ وہ یا تو مسلمانوں کے ماتحت ہو کر رہیں گے یا دوسری قوموں کے باج گذار ہو کر)

اس آیت سے تین باتیں مفہوم ہوتی ہیں۔

(۱) اب آئندہ یہودی دنیا میں ایک آزاد قوم کی حیثیت سے آباد نہ رہ سکیں گے

(۲) وہ انتہائی ذلت کی حالت میں رہیں گے۔ ان کی کوئی اپنی حکومت نہ ہوگی

(۳) وہ یا تو مسلمان کے ماتحت جزیہ دے کر رہیں گے یا انھیں دوسری قوموں کو خراج دینا پڑے گا۔

اسلامی ممالک میں جہاں جہاں یہودی آباد ہیں ذمی اور ماتحت بن کر آباد ہیں۔ غیر اسلامی ممالک میں بھی وہ دوسری قوموں کی ماتحت ہیں۔ جنگ عظیم ۱۹۱۴ء

Marfat.com

میں انھوں نے اتحادی طاقتوں کو کروڑوں اربوں روپیہ دیا تھا کہ ان کی بھی دنیا کے کسی قصبہ پر آزاد حکومت قائم کر دی جائے۔ برطانیہ اور امریکہ نے فلسطین میں ان کو جگہ دی۔ جہاں آج ان کی حکومت قائم ہے۔ مگر اس طرح کہ برطانیہ و امریکہ کے اشارے پر ناچنا پڑتا ہے۔

عیسائیوں کے متعلق پیشینگوئی کہ دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے

قرآن کا دعویٰ ہے کہ عیسائی دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے مگر ان کو آخرت میں کچھ نہ ملے گا۔ (یونس)

عیسائی اقوام کا تمول اور تعیش موجودہ دنیا میں ناقابل انکار ہے۔ چونکہ اس قوم کے لئے آخرت میں نجاح و فلاح نہیں۔ اس لئے ایماندار لوگوں کے لئے ایسی دولت کی تمنا جو تباہی آخرت کا باعث ہو۔ مذموم و لائق صد ہزار نفرین ہے۔

(۲۳۸) ترک اور تاتاریوں سے جنگ کی پیشین گوئی

حضور سرور عالمؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ میں تمہاری لڑائی ترکوں سے ہوگی ان لوگوں کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور چہرے سرخ ہوں گے۔

یہ پیشین گوئی ۶۵۶ھ میں پوری ہوئی۔ چنگیز خاں نے خلفائے عباسیہ پر ہجوم کر کے بغداد کو تاراج کیا۔ مساجد شہید کر دیں۔ قرآن شریف جلا دیئے۔ ہزارہا مسلمان تہ تیغ ہوئے۔

Marfat.com

(۲۳۹) سرخ آندھی

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جب فلاں فلاں کام ہوں گے تو سُرخ آندھی۔ زلزلے مسخ اور قذف کا انتظار کرو۔

یہ پیشین گوئی ۲۳۲ھ میں ظہور میں آئی۔ خلیفہ متوکل کے زمانہ میں عراق میں سُرخ آندھی آئی جو چالیس روز تک چلتی رہی۔ کوفہ، بغداد اور بصرہ کی کاشت سوخت ہوگئی۔ ہزاروں آدمی ہلاک ہوگئے۔

۵۴۴ھ میں موصل میں بادل سے آگ برسی۔ وہ آگ جس پر گری وہیں بھسم ہوگیا۔

۵۹۶ھ میں مکہ معظمہ میں سیاہ آندھی آئی۔ جس سے ساری دنیا تاریک ہوگئی۔

۴۴۵ھ میں مقتفی کے عہد میں یمن میں خون کی بارش ہوئی۔

(۲۴۰) حج بند ہو جائے گا

حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ حج بیت اللہ کو اُٹھا کر نہ لے جائیں۔

اس پیشین گوئی کا ظہور ۳۱۷ھ تا ۳۲۷ھ میں وقوع میں آیا۔ قرامطہ کے فتنہ کی وجہ سے حج بند رہا۔ قرامطہ حجر اسود اُٹھا کر لے گئے۔

(۲۴۱) آخر زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا کہ دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جتنا آگ پر چلنا اور انگاروں پر بیٹھنا۔

مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں دشمنوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ خود کو بچا کے دین پر قائم رہنا دشوار ہو جائے گا یا یہ مطلب ہے کہ مسلمانوں کا کوئی حامی و مددگار نہ رہے گا۔

(۲۴۲) موجودہ دور کے صوفی اور عالموں کے متعلق پیشین گوئی

حضور نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں عابد جاہل اور فاسق فاسق ہوں گے یہ پیشین گوئی زمانہ حال کے صوفی اور عالموں سے متعلق ہے۔ آج کل صوفیاں نیابت رسالت فسق اور عبادت گزار جہل میں مبتلا ہیں۔

(۲۴۳) آخر زمانہ میں علماء اور صوفیوں کی کثرت ہوگی

حضور نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے بارش کی کثرت ہوگی میں کمی ہوگی۔ تاریک دہشت ہوں گے منحوس قیامت ہوں گے امانت ہوں گے محرامانت دار لوگوں کی کمی ہوگی۔

مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں علماء صوفیوں کی کثرت ہوگی لوگ کم ہوں گے۔

Marfat.com

(۲۴۴) آخر زمانہ میں دنیا کے ویرانے آباد اور آبادیاں ویران ہو جائیں گی

ارشاد اقدس ہے کہ آخر زمانہ میں مسجدوں کی محرابیں آراستہ ہوں گی مگر دل ویران ہوں گے۔

یہ پیشین گوئی ۱۹۴۷ء کے بعد سے ظہور میں آ رہی ہے۔

(۲۴۵) حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کے مقید شیاطین رہا کر دیئے جائیں گے

ارشاد نبوی ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کے جو شیاطین مقید ہیں۔ وہ قیامت کے قریب آزاد ہو کر قرآن سنائیں گے۔

یہ پیشین گوئی ابھی تک ظہور میں نہیں آئی۔

(۲۴۶) قیامت کے قریب لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کرائیں گے

بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ قیامت کے قریب لوگ بڑی بڑی اور اونچی اونچی عمارتیں بنوائیں گے۔

یہ پیشین گوئی زمانہ حال سے متعلق ہے۔ شہروں کے علاوہ قصبات اور دیہات میں اونچی اونچی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔

Marfat.com

(۲۴۷) قیامت کے قریب نااہل لوگ حکمرانی کریں گے

حضورؐ کا فرمان ہے کہ جب نااہل لوگوں کو مسند حکومت پہ دیکھو تو قیامت انتظار کرو۔

یہ پیشینگوئی زمانہ حال سے متعلق ہے تفصیل کی حاجت نہیں۔

(۲۴۸) آخر زمانہ میں شریفوں کی تذلیل ہوگی

روایت ہے کہ آخر زمانہ میں کمینے لوگ عالی مرتبہ اور اشراف ذلیل بن جائینگے

یہ پیشین گوئی موجودہ زمانے سے متعلق ہے۔

(۲۴۹) آخر زمانہ میں مولویوں کی کثرت ہوگی

مسند دیلمی میں روایت ہے کہ آخر زمانہ میں مولویوں کی کثرت ہوگی۔ یہ لوگ والیان ملک کے لئے حرام چیزوں کو حلال اور حلال چیزوں کو ان پر حرام کردیں گے اور ان کی منشا کے مطابق فتویٰ دیا کریں گے۔

اس پیشینگوئی کا ظہور ۱۹۴۷ء کے بعد سے شروع ہوگیا ہے۔

(۲۵۰) بے حیائی کا دور دورہ

طبرانی میں روایت ہے کہ آخر زمانہ میں لوگوں میں اس درجہ بے حیائی پھیل جائے گی کہ لوگ سربراہ مجامعت کرتے شرم محسوس نہ کریں گے۔

Marfat.com

۱۹۴۶ء کے بعد بڑے بڑے شہروں میں ایسی بے حیائی عام ہوتی جا رہی ہے۔

(۲۵۱) لوگ صرف اپنے جان پہچان کے آدمیوں کو سلام کیا کریں گے

روایت ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ صرف اپنے جان پہچان کے لوگوں کو سلام کیا کریں گے۔

یہ پیشینگوئی جو ہوں ہوں زمانہ گزرتا جا رہا ہے۔ وقوع میں آتی جا رہی ہے۔ اس مرض میں عام مسلمان ہی گرفتار نہیں علماء بھی گرفتار ہیں۔ وہ دوسروں کو سلام کرنا نہیں جانتے۔ دوسروں کے سلام کے منتظر رہتے ہیں۔

(۲۵۲) مسجدوں میں دنیا کی باتیں ہوا کریں گی

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کریں گے تم ان کے پاس نہ بیٹھو لوگوں کو اللہ کی حاجت نہیں۔

عام مسلمانوں کا تو کیا ذکر۔ علماء کا طبقہ بھی اس علت میں گرفتار ہے

(۲۵۳) مساجد اور مصاحف کی آرائش

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم مسجدوں کو کھ [illegible] یا اور

Marfat.com

قرآن کو زیورات سے زینت دی تم پر ہلاکت آئے گی۔
موجودہ دور میں قرآن شریف کے کم خواب اور ساٹن کے جزو دان اور مساجد کی زینت و آرائش اسی حدیث کی مصداق ہے۔

(۲۵۴) امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت حسب ذیل علامات عالم میں ظہور میں آئیں گی۔

۱۔ دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا۔
۲۔ اس سال رمضان کی پہلی تاریخ کی رات کو چاند گرہن اور ۱۵ رمضان کو سورج گرہن ہوگا۔
۳۔ اس سال ایک ستارہ گائے کی سینگ کی صورت کا طلوع ہوگا۔
۴۔ مدار ستارہ بھی نظر آئے گا۔
۵۔ مشرق کی طرف سے آسمان سے آگ ظاہر ہوگی جو تین یا سات دن تک رہے گی۔
۶۔ آسمان پر اندھیرا چھا جائے گا۔
۷۔ آسمان کے کناروں پر سرخی چھا جائے گی۔
۸۔ ایک نام ندا ہوگی: "امام مہدیؑ کا ظہور ہوگیا۔ ان کی اطاعت کرو"
۹۔ ملک شام میں ایک گاؤں زمین میں دھنس جائے گا۔
۱۰۔ آسمان سے ندا آئے گی الا ان الحق فی آل محمد (آثار قیامت)

(۲۵۵) حضرت امام مہدیؑ کے زمانے میں کیا ہوگا

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں امت محمدی دولت دنیا سے مالا مال ہوگی۔ زمین کی پیداوار بڑھ جائے گی۔ امام مہدی علیہ السلام زمین کے خزانوں کو نکالیں گے اور مشرق و مغرب کے تمام ممالک کو فتح کریں گے حق تعالیٰ تین ہزار فرشتوں سے حضرت امام مہدیؑ کی مدد فرمائے گا۔ بچے سانپ بچھوؤں سے کھیلیں گے۔ مگر وہ تکلیف کسی کو نہ پہنچا سکیں گے۔ آپ کے زمانہ میں سود۔ زنا۔ شراب۔ وبا کا نام نہ رہے گا۔ لوگوں کی عمریں دراز ہوں گی۔ دنیا میں کوئی دشمن آلِ محمدؐ باقی نہ رہے گا۔

(آثار قیامت)

(۲۵۶) دجّال کب نکلے گا

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے ساتویں سال اسلامی فوجیں قسطنطنیہ فتح کر چکی ہوں گی کہ دجّال خروج کرے گا۔ شہر قاطع کی فتح کے دجال ملعون خدائی کا دعویٰ کر کے چالیس روز کے اندر اندر روئے زمین پر پھر جائے گا۔ لیکن مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ان دونوں شہروں کی حفاظت منجانب الٰہی فرشتوں کے سپرد ہو گی۔ ان چالیس روز میں اس سے عجیب و غریب فتنے ظہور میں آئیں گے۔

Marfat.com

(۲۵۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کس وقت ہوگا

جس وقت دجال ملک شام کی طرف متوجہ ہوگا۔ مسلمان اس کے شر سے حفاظت کے لئے جبل دخان میں جا چھپیں گے۔ دجال ان کا محاصرہ کرلے گا۔ مسلمان محاصرہ سے تنگ آکر جنگ کے لئے تیار ہوں گے کہ یکایک ایسا اندھیرا چھا جائے گا کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہ دے گا۔ اسی دوران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام عصر کی نماز کے وقت جامع دمشق کے مینارہ پر دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے نزول فرمائیں گے۔ سیڑھی لگا دی جائے گی اور جامع مسجد میں اُتر آئیں گے اور حضرت امام مہدیؑ کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔

(آثار قیامت)

۲۵۸ قیامت سے پہلے مغرب سے آفتاب طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہوگا۔ اس وقت سب لوگ ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت کا ایمان فائدہ بخش نہ ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جس روز مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہوگا اسی روز ندا آئے گی کہ توبہ کا دروازہ بند ہوگیا۔

Marfat.com

(۲۵۹) قیامت کے قریب بیت اللہ شریف منہدم کر دیا جائے گا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے بیت اللہ شریف کو ایک حبشی پتلی پنڈلیوں والا ویران کر دے گا۔ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ کی روایت میں ہے کہ حبشی خانہ کعبہ کی ایک ایک اینٹ اکھاڑ پھینکیں گے

معجزاتِ سید الانامؐ

شبیر حسن چشتی نظامی

Marfat.com